شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ

حضرت مدنیؒ کا وطن موضع اللہ داد پور ٹانڈہ ضلع فیض آباد ہے۔ ۱۹ شوال ۱۲۹۶ھ / ۱۸۷۹ء کو ضلع اُناؤ کے ایک قصبہ بانگرمو میں جہاں آپ کے والدِ ماجد سید حبیب اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر تھے، پیدا ہوئے، ۱۹ پشت پیشتر آپ کا خاندان ہندوستان آیا تھا۔ اپنے علم و تقویٰ کے لحاظ سے سادات کا یہ خاندان ہمیشہ ایک خاص عظمت اور شاہی زمانے میں ایک بڑی جاگیر کا مالک رہا ہے۔

ابتدائی تعلیم پرائمری سکول میں حاصل کرنے کے بعد بعمر ۱۴ سال ۲ جمادی الثانی ۱۳۰۹ھ / ۱۸۹۱ء کو آپ دیوبند تشریف لائے، میزان الصرف میں داخلہ لیا۔ یہاں حضرت شیخ الہندؒ نے خاص شفقت و عنایت سے آپ کی تعلیم و تربیت فرمائی، دارالعلوم کے نصاب کی تکمیل اور سات سال یہاں کے علمی ماحول میں گزارنے کے بعد جب وطنِ مالوف تشریف لے گئے تو والدِ ماجد شوقِ ہجرت میں مدینۃ الرسول کے لیے رختِ سفر باندھ چکے تھے، آپ بھی والدین کے ہمراہ روانہ ہوگئے، روانگی حجاز سے قبل آپ حضرت گنگوہیؒ سے بیعت ہو چکے تھے، مکہ مکرمہ میں پیرومرشد کی ہدایت کے بموجب کچھ عرصے تک حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ قدس اللہ سرہٗ سے بھی کسبِ فیض کیا بعد ازاں مدینہ منورہ میں والد ماجد کے ساتھ مقیم ہوگئے ہرچند آپ نے ہندوستان سے ہجرت کا قصد نہیں فرمایا تھا تاہم والد صاحب کی حیات تک آغوشِ پدری کو چھوڑ کر ہندوستان واپس آنا پسند نہیں کیا۔

قیام مدینہ کے زمانے میں تقریباً دس سال تک مسجد نبوی میں درس حدیث کی خدمت تنگی اور عسرت کے باوجود توکلاً علی اللہ انجام دی، عموماً روزانہ ۱۲، ۱۲ گھنٹے تک مسلسل درس و تدریس کا مشغلہ جاری رہتا تھا۔ مختلف جماعتیں یکے بعد دیگرے حاضر ہو کر آپ کے فیضانِ علمی سے سیراب ہوتی تھیں، مسجد نبوی میں آپ کا درسِ حدیث وہاں کے تمام شیوخِ حدیث سے زیادہ پسندیدہ اور مقبول تھا، اور اس کی شہرت نے مختلف اسلامی ممالک کے طالبانِ علم کی ایک بڑی تعداد کو آپ کے گرد جمع کر دیا تھا، حجاز کی مقدس سرزمین اور خاص مسجد نبوی

میں ایک ہندوستان عالم کی جانب اس قدر کشش اور قبولِ عام کا باعث آپ کے طریق درس کی اس خصوصیت کو سمجھنا چاہیئے جو آپ کو دارالعلوم کے اساتذہ سے ورثہ میں ملی تھی۔

مدینہ منورہ کے قیام کے زمانے میں آپ کئی مرتبہ ہندوستان تشریف لائے اور حضرت گنگوہیؒ سے خلعتِ خلافت حاصل کیا۔ ۱۳۲۹ھ / ۱۹۱۱ء میں تقریباً ایک سال دیوبند میں قیام فرما کر تدریسی خدمات انجام دیں۔ ۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۵ء میں جب حضرت شیخ الہند حجاز تشریف لے گئے تو آپ ہی کے یہاں قیام فرمایا اور آپ ہی کے ذریعے سے ترکی کے وزیر جنگ انور پاشا اور جمال پاشا سے ملاقات فرما کر اپنی انقلابی سکیم اُن کے سامنے پیش کی تھی جب عربوں نے ترکوں کے خلاف بغاوت کی اور شریف حسین نے حضرت شیخ الہندؒ کو گرفتار کر کے انگریزوں کے حوالے کیا تو آپ بھی حضرت شیخ الہندؒ کے رفقاء میں شامل تھے چنانچہ سوا تین سال تک آپ کو بھی مالٹا میں جنگی قیدی کی حیثیت سے رہنا پڑا۔ ۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء میں جب مالٹا سے رہائی ہوئی تو آپ حضرت شیخ الہندؒ کی معیت میں ہندوستان تشریف لائے، مالٹا سے واپسی کا زمانہ تحریکِ خلافت کے آغاز کا زمانہ تھا۔ آپ یہاں پہنچ کر حضرت شیخ الہندؒ کی قیادت میں سیاست میں شریک ہوگئے، اس زمانہ میں آپ کی مجاہدانہ اور سرفروشانہ قربانیوں نے مسلمانوں کے دلوں کو آپ کی عظمت و محبت سے لبریز کر دیا تھا۔ حضرت شیخ الہندؒ کی وفات پر متفقہ طور سے آپ کو ان کا جانشین تسلیم کر لیا گیا، سیاسی کاموں میں شرکت و انہماک کے باعث آپ کو متعدد مرتبہ کئی کئی سال تک جیل میں بھی رہنا پڑا۔ اور ملک کی آزادی کے لیے قید و بند کی ہوش رُبا صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں۔

۱۳۴۶ھ / ۱۹۲۷ء میں جب حضرت شاہ صاحبؒ دارالعلوم سے مستعفی ہوئے تو آپ کے سوا جماعت دارالعلوم میں کوئی ایسی شخصیت موجود نہ تھی جو دارالعلوم کی اس مہتم بالشان جگہ کو اس کے شایانِ شان پُر کر سکے، اس لیے اکابر کی نظرِ انتخاب آپ ہی پر پڑی، آپ کے زمانہ صدارت میں طلباء کی تعداد میں دو گنے سے بھی زیادہ اضافہ ہوا۔ اور خاص دورۂ حدیث کی جماعت میں تو یہ اضافہ تین گنے سے بھی متجاوز ہے۔ ۱۳۴۶ھ سے ۱۳۷۷ھ تک ۲۲ سال کی مدت میں آپ کے زمانہ صدارت میں ۴۴۸۳ طلباء نے دورۂ حدیث سے فراغت حاصل کی۔ جب کہ حضرت مولانا مدنیؒ کے عہد صدارت سے قبل فضلاء کرام کی تعداد ۱۵۲۷ ہے

آپ کا درسِ حدیث مضامین کے تنوع اور جامعیت کے لحاظ سے دنیائے اسلام میں

اپنی نوعیت کا واحد درس سمجھا جاتا تھا۔ چنانچہ اس کی عظمت و شہرت اور کشش سال بسال طلباء کی تعداد میں اضافے کا موجب ہوتی رہی۔ حدیث نبوی میں آپ کے تلامذہ کا حلقہ بہت وسیع ہے اور برِ صغیر کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جہاں آپ کے شاگرد موجود نہ ہوں، جس طرح آج دنیائے اسلام میں دارالعلوم کو علوم نبویہ میں طغرائے امتیاز حاصل ہے اسی طرح آپ کا علمی فیضان بھی امتیازِ خاص رکھتا ہے۔

حضرت مولانا مدنیؒ کے روزانہ کے مشاغل اور معمولات یہ تھے:۔

"آخر شب میں نماز فجر تک تہجد اور ذکر و وظائف وغیرہ نماز فجر کے بعد تقریباً ایک گھنٹہ تلاوت قرآن مجید اور مطالعہ کتب، اس کے بعد مردانے میں مہمانوں کے ساتھ چائے اور ناشتہ پھر تقریباً ۱۲ بجے تک صحیح بخاری اور ترمذی شریف کا درس، دوپہر کے کھانے اور نمازِ ظہر کے بعد ڈاک دیکھنا اور خطوط کے جواب لکھنا اور مہمانوں سے بات چیت، نمازِ عصر کے بعد مغرب تک پھر صحیح بخاری کا درس ہوتا تھا، مغرب کی نوافل میں کم از کم ایک پارہ کی تلاوت کا روزانہ معمول تھا، اس سے فراغت کے بعد رات کا کھانا، نماز عشاء کے بعد بھی اکثر صحیح بخاری کا درس ہوتا تھا۔ جو ۱۲ بجے تک جاری رہتا تھا۔

دسترخوان نہایت وسیع تھا، عموماً کم از کم دس، پندرہ مہمان آپ کے دستر خوان پر ضرور موجود رہتے تھے۔

محرم ۱۳۷۷ھ ۱۹۵۷ء میں حضرت مولانا مدنیؒ پر مدارس کے سفر میں دل کا دورہ پڑا۔ دیوبند تشریف لانے پر ڈاکٹروں نے تشخیص کیا کہ قلب کا پھیلاؤ بڑھ گیا ہے، مقامی اور بیرونی ڈاکٹروں کا علاج ہوتا رہا۔ مگر افاقہ نہ ہوا، پھر یونانی علاج شروع کیا گیا، اس سے مرض میں قدرے تخفیف محسوس ہوئی۔ ۱۰۔ ۱۱ جمادی الاولیٰ (۳، ۴، دسمبر) کو طبیعت کافی پرسکون رہی، ۱۲، جمادی الاولیٰ (۵، دسمبر) کی صبح کو طبیعت کافی بشاش ہوگئی، کئی دن کے بعد دوپہر کو غذا تناول فرمائی اور پھر لیٹ گئے، ۳ بجے کے قریب نماز ظہر کے لیے جب بیدار کرنا چاہا تو پتہ چلا کہ حضرت مدنیؒ واصل بحق ہو چکے تھے۔ ۹ بجے شب میں جنازہ دارالحدیث میں لاکر رکھا گیا، حضرت مولانا محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارن پور نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور ۱۲، ۱۳، جمادی الاولیٰ ۱۳۷۷ھ، (۵، ۶، دسمبر ۱۹۵۷ء) کی درمیانی شب میں اس خزینہ علم و معرفت کو سپردِ خاک کر دیا گیا جس نے ۳۲ سال تک دارالعلوم میں حدیثِ نبویؐ کی شمع کو روشن

بقیہ صفحہ ۳۷ پر